



سوال

(27) زکاة کے مال سے مساجد میں بچوں کی تعلیم کے لیے کتبِ تفاسیر خریدنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے یہاں ایک مسجد ہے جس میں بچے ترجمہ قرآن مجید اور اسلام کے کئی کتابیں وغیرہ پڑھتے ہیں اور تفسیر کی اشد ضرورت تھی لوگ غریب تھی کسی وجہ سے کوئی سبیل نہ تھی۔ کسی شخص نے زکوة کے مال سے تفسیر خازن لاکر مسجد میں رکھ دی اور مسجد کے نام پر وقف کر دی اور کسی شخص کی ملک نہیں کی۔ اب بعض علماء جائز فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: للفقراء میں لام برائے انتفاع کے ہے اور فی سبیل اللہ میں داخل ہے۔ دیکھو تفسیر خازن و معالم تحت آیت بالاسورة توبہ۔ اور بعض بزرگ منع فرماتے ہیں ان کے نزدیک تملیک شرط ہے: آپ فیصلہ کن جواب عنایت فرمادیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میرے نزدیک ان لوگوں کا قول صحیح ہے جو زکوة کو روپے سے کتاب خرید کر بصورت وقف مسجد میں رکھنے کو منع کرتے ہیں۔ زکوة ایک فریضہ الہی ہے جس کی ذمہ داری مالک نصاب پر عائد ہوتی ہے اور چونکہ وہ ایک عبادت ہے اس لئے مالک نصاب کو مقرر قیود و شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے مال کا ایک حصہ معینہ اس کے مصارف میں اس طرح ادا کرنا ضروری ہے کہ بجز اہتمام امر الہی اور کوئی غرض حصول نفع دنیوی نہ ہو۔

یہ معلوم ہے کہ غنی کے لئے (بجز ان پانچ اغنیاء کے 1۔ عامل علی الصدقہ 2۔ مشتری مال زکوة از متصدق علیہ 3۔ غارم 4۔ غازی فی سبیل اللہ 5۔ مہدی اللہ) زکوة لینا اور اس سے فائدہ اٹھانا حرام ہے اور زکوة سے خریدی ہوئی کتاب سے مسجد میں رکھ دی گئی ہو بہر شخص غنی اور فقیر فائدہ اٹھانے کا مجاز ہوگا۔ غنی کو کیا خبر کہ یہ کتاب زکوة کے روپیہ کی ہے۔ اس لئے مجھے اس سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔ پس ایسی صورت میں وہ ایسی چیز سے فائدہ اٹھائے گا جو اس کے لئے ناجائز ہے و نیز وقف کرنے کے لئے بالاتفاق یہ شرط ہے کہ وہ چیز وقف کرنے والے کی ملکیت ہو" و شرط شرط سائر التبرعات أفادان الوقف لا بد ان یكون ملکاً وقت الوقف ملکاً ما ولو بسبب فاسد وان یكون مجوراً عن التصرف :

(شامی) اور یہ ظاہر ہے کہ زکوة کا مالک نصاب کی ملکیت نہیں ہے اور نہ اس کو اس میں تصرف کرنے کا حق ہے اور فی سبیل اللہ سے جمہور علماء اسلام کے نزدیک مجاہدین فی سبیل اللہ مراد ہیں اور امام احمد کے نزدیک حاجی مراد ہے۔ علامہ خازن نے پہلے قول کو صحیح بتایا ہے گ" والقول هو الصحیح لاجماع المحمور علیہ (خازن) پس سوال کی صورت کو فی سبیل اللہ میں داخل کرن میرے نزدیک صحیح نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتوى
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 - کتاب الزکاة

صفحہ نمبر 70

محدث فتویٰ